جس انداز فکر کو پروان چڑھایا تھا' اس کے مطابق خلفاے راشدین نے دوسری قوموں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر ایسے عرف یا رواج کو جو اپنے اندر خیر اور نفع رکھتا تھا اور نصوص اسلامی سے متصادم نہیں تھا' قبول کر کے اسے مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا حصہ بنا دیا اور اس سلسلے میں کسی قسم کا تعصب آڑے نہیں آنے دیا۔

فاضل مصنف نے بحث کے دوران اکثر و بیشتر بنیادی ماخذ سے رجوع کر کے اپنی تحقیقی کاوش کو مستند بنایا ہے تاہم بعض عربی کتابوں کے اردو تراجم کا استعمال اصول تحقیق کے منافی نظر آتا ہے۔ انھوں نے کتاب کے آخر میں جو فہرست کتب دی ہے اس سے ان کی جستجو کی وسعتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ کتاب کا اشاریہ قارئین کی سہولت کے نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔ اس طرح کی علمی کتابوں میں کمپوزنگ کی غلطیاں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کاش کتاب اس پہلو سے بھی قابل تعریف ہوتی۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

حج بیت اللہ ' بصارت و بصیرت ' پروفیسر سید محمد سلیم۔ ناشر: شاہ تاج مطبوعات' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۷۲۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

حج کا تجربہ ہر شخص کے لیے کچھ اس نوعیت کا ہوتا ہے کہ وہ ضرور اس میں دوسروں کو شریک کرنا چاہتا ہے۔ شاید حج ناموں کی کثرت کی یہی وجہ ہو۔ ہر شخص کا یہی خیال ہوتا ہے کہ وہ بالکل ایک نئے انداز سے حج کی واردات کو پیش کر رہا ہے' جیسا پہلے کسی نے نہیں کیا! پروفیسر سید محمد سلیم نے ۱۹۸۵ میں حج کی سعادت پائی: "حج میں انوار و عرفان کا چشمہ بہتا رہتا ہے---- یہ عاجز بھی محروم نہیں رہا۔ علوم و عرفان کے ایک حصے کی اس عاجز و بے نوا پر بھی بارش ہوئی (ص ۴)"۔ زیر نظر کتاب اسی حصے کو ہم تک پہنچانے کے لیے لکھی گئی ہے۔ ۲۰ صفحات میں حج کا بیان ہے۔ اس میں طواف کے سات چکروں کی سات علیحدہ دعائیں بھی درج کی گئی ہیں (ص ۱۸ تا ۲۶)۔ اس کے بعد مناسک حج کی حکمتوں کے حوالے سے ہر مرحلے پر صاحب تحریر نے مخصوص انداز سے کلام کیا ہے۔ ابتدا میں خود لکھا ہے: "ساری ترجیحات و تصریحات اس بندۂ عاجز و خاطی کی ہیں"۔ مختصر تبصرے میں احاطہ ممکن نہیں۔ مثال کے طور پر انھوں نے شیطان کو کنکریاں مارنے کے لیے تین دن دینے کی توجیہہ یہ کی ہے کہ شر کی قوتیں خیر کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہیں (ص ۵۳)۔ سعی' دو پہاڑیوں کے درمیان ہے اس کا مطلب ہے کہ "حصول مقصد میں مشکلات کے پہاڑ آسکتے ہیں" (ص ۴۸)۔ کعبے کے بارے میں لکھا ہے: "دنیا اس مسجد کا صحن ہے۔ یورپ میں جب نماز کی ضرورت پڑتی ہے تو کعبے کے آنگن میں کھڑے ہو کر وہ اپنی نماز ادا کرتا ہے۔ ایورسٹ اس کے صحن کا ٹیلہ ہے"۔ حلق کے بارے میں لکھا ہے: "جس طرح سر پر اب نئے بال آئیں گے اسی طرح وہ نئی زندگی کا آغاز کرے گا" وغیرہ۔